مدارس میں پیشگی تنخواہ دینے کا حکم!

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

۱:- مہتمم مدرسہ کا ملازمین ادارہ کو قبل از وقت مشاہرہ ادا کردینے کا کیا حکم ہے؟ جبکہ رقم امانت ہے اور پیشگی ادائیگی قرض ہے؟

۲:- کیا مہتمم، مدرسہ کی وقتی ضرورت سے زائد رقم سے کاروبار کرسکتا ہے یا کاروبار میں لگا سکتا ہے؟ جبکہ ۱:- نفع خود لے، ۲:- نفع مدرسہ کو دے، ۳:- نفع اپنے اور مدرسہ کے درمیان برابر تقسیم کرے۔

۳:- مہتمم مدرسہ کی ملک میں مدرسہ کے فائدہ کی غرض سے تصرف کرسکتا ہے؟ مثلاً: بکرا فروخت کرکے مدرسہ کے لیے کوئی اور چیز لے لے یا گندم بیچ کر خورد ونوش کا اور سامان لے لے۔ محترم مفتی صاحب! ان مسائل میں شرعی راہنمائی فرمائیں، جزاکم اللہ

الجواب حامدًا ومصليًا

۱:...... مدرسہ کے ملازمین کو قبل از وقت مشاہرہ دینا قرض نہیں، بلکہ پیشگی اجرت ہے اور شرعاً مالِ وقف سے پیشگی اجرت دینا جائز ہے، لہٰذا مہتمم مدرسہ کا ملازمین مدرسہ کو قبل از وقت مشاہرہ ادا کرنا جائز ہے، چنانچہ شرح المجلۃ میں ہے:

”لاتلزم الأجرة بالعقد المطلق، يعنى لايلزم تسليم بدل الإجارة بمجرد انعقادها حالاً. والمراد بالعقد المطلق: الذى لم يذكر فيه اشتراط تعجيل الأجرة، وإنما لايلزم تسليم الأجرة حينئذ لأن العقد وقع على المنفعة، وهى تحدث شيئاً فشيئاً.

وشأن البـدل أن يـكـون مقابلاً للمبدل بحيث لايمكن استيفاء ه حالاً لايلزم بدلها حالاً إلا إذا شرطه ولو حكمًا بأن عجله لأنه صار ملتزمًا بنفسه حينئذ، وأبطل المساواة التى اقتضاها العقد فصح''۔ (شرح المجلة:۲/۵۴۹،ط:رشیدیہ)

۲:......مہتمم مدرسہ کا مدرسہ کے لیے جمع شدہ رقم میں سے وقتی ضرورت سے زائد رقم کو کاروبار میں لگانا جائز نہیں، اگرچہ اس میں مدرسہ کا فائدہ ہی کیوں نہ ہو، چنانچہ البحر الرائق میں ہے:

''ولایـجـوز للقیّم شراء شیئ من مال المسجد لنفسه .....ولا البیع له وإن كان فيه منفعة ظاهرة للمسجد''۔ (کتاب الوقف:۵/۴۰۱،ط:رشیدیہ)

۳:......صورتِ مسئولہ میں مہتمم مدرسہ کا مدرسہ کی ایسی ملک کوفروخت کرنا جو وقف ہونے کی بنا پر نا قابل فروخت ہواوراس کی جگہ کوئی اور چیز مدرسہ کے لیے خریدنا جائز نہیں، کیونکہ جب ایک مرتبہ کوئی چیز مدرسہ کے لیے وقف کردی جاتی ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ کی ملک آجاتی ہے اوراس میں اب کسی اور کا مملوک بننے کی صلاحیت نہیں رہتی۔

البتہ اگر واقعی مدرسہ کوکسی دوسری چیز کی ضرورت ہو اور وہ ضرورت مدرسہ کا بکرا فروخت کرکے ہی پوری کی جاسکتی ہو، اگر بکرا زکوۃ یا صدقہ واجبہ کا ہے تو بکرے کی تملیک کروالی جائے، پھر اس بکرے کو فروخت کرنا جائز ہو جائے گا، مگر اس طریقہ کو مستقل معمول بنالینا شرعاً درست نہ ہوگا، چنانچہ فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

''وعـنـدهما حبس العين على حكم ملك الله تعالىٰ على وجه تعود منفعته على العباد، فيلزم ولايباع، ولايوهب، ولايورث''۔ (عالمگیری:۲/۲۵۰،ط:رشیدیہ)

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
ابوبکرسعیدالرحمٰن	محمدانعام الحق	شعیب عالم	ذوالقرنین
			تخصص فقہ اسلامی

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

☆☆☆